بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام کے ایک سلام پھیرنے کے بعد مسبوق کھڑا ہوگا یا دونوں سلام کے بعد؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جب امام دوسری طرف سلام پھیرے تو مسبوق مقتدی دوسرا سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا ہوجائے، یا دوسرے سلام کے الفاظ مکمل ہونے پر کھڑا ہونا لازم ہے؟

جواب

مسبوق مقتدی کو امام کے دونوں سلام پھیر لینے کا انتظار کرنا سنت ہے، اور دوسری طرف کے لفظِ سلام مکمل کرتے بھی کھڑا ہوسکتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مسبوق مقتدی، امام کے دوسرا سلام کا لفظ کہتے ہی کھڑا نہ ہو بلکہ دوسرے سلام کے مکمل الفاظ ہونے کے بعد کھڑا ہو یا اس سے بھی کچھ دیر بعد اس وقت کھڑا ہو جب اُسے پورا یقین ہوجائے کہ امام سجدۂ سہو نہیں کرے گا۔

مسبوق کو دونوں سلاموں تک انتظار کرنا سنت ہے، چنانچہ نورالایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: ""و" یسن "انتظار المسبوق فراغ الإمام" لوجوب المتابعة حتی یعلم أن لا سھو علیه" ترجمہ: اور متابعت کے واجب ہونے کی وجہ سے مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا سنت ہے، یہاں تک کہ وہ یہ جان لے کہ امام پر سجدہ سہو نہیں۔

اس کے تحت علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نورالایضاح" میں فرماتے ہیں: "قوله: "ویسن إنتظار المسبوق فراغ الإمام" أي من تسلیمه المرتین" ترجمہ: مصنف کا قول: "مسبوق کے لیے سنت ہے کہ وہ امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرے"، یعنی امام کے دونوں سلام پھیرنے سے فارغ ہونے کا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 276، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی میں ہے: "انتظار المسبوق فراغ الإمام من التسلیمتین، لوجوب المتابعة، حتی یعلم ألا سھو علیه. وھذہ سنة عند الحنفیة" ترجمہ: متابعت کے واجب ہونے کی وجہ سے مسبوق کو امام کے دونوں سلاموں سے فارغ ہونے کا انتظار کرنا، یہاں تک کہ وہ جان لے کہ امام پر سجدہ سہو نہیں ہے، تو یہ احناف کے نزدیک سنت ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی، جلد2، صفحہ 913، دارالفکر، دمشق)

مسبوق، امام کے دوسرے سلام تک انتظار کرے گا، چنانچہ درمختار میں ہے: "وینبغي أن یصبر حتی یفھم أنه لا سھو علی الإمام" ترجمہ: مسبوق مقتدی کو چاہیے کہ صبر کرے یہاں تک کہ اسے معلوم ہوجائے کہ امام پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔ (درمختار، جلد2، صفحہ 419، دارالمعرفۃ، بیروت)

اوپر مذکور در مختار کی عبارت کے تحت علامہ احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ "حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار" میں لکھتے ہیں: "قولہ: (و ینبغي أن یصبر) أي: الی السلام الثاني" ترجمہ: شارح کا قول کہ چاہئے کہ وہ صبر کرے یعنی دوسرے سلام تک۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدالمختار، جلد2، صفحہ 301، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ احمد بن محمود قابسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "الحاوی القدسی فی فروع الفقہ الحنفی" میں لکھتے ہیں: "ولا یقوم حتی یسلم الامام التسلیمة الثانیة، وینتظر، فان سجد الامام سجده معه" ترجمہ: اور مسبوق کھڑا نہیں ہوگا یہاں تک کہ امام دوسرا سلام پھیر دے، اور وہ (اس کے دوسرا سلام پھیرنے کا) انتظار کرے گا، پس اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق بھی اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا۔ (الحاوی القدسی، جلد1، صفحہ 193، دار النوادر)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: والعبارة بین الھلالین من مراقی الفلاح: "(وینبغي أن یمكث المسبوق بقدر ما یعلم أنه لا سھو علیه) وذلك بتسلیم الإمام الثانیة على الأصح أو بعدھما بشيء قلیل بناء على ما صححه في الھدایة فلیتأمل" ترجمہ: اور مسبوق کو چاہیے کہ اتنی دیر ٹھہرا رہے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ امام پر سجدۂ سہو لازم نہیں، اور یہ علم اصح قول کے مطابق امام کے دوسرے سلام سے حاصل ہو جاتا ہے، یا دونوں سلاموں کے بعد تھوڑی سی دیر ٹھہرنے سے حاصل ہو جاتا ہے اس بنیاد پر جس کو ہدایہ میں صحیح قرار دیا گیا ہے، پس اس پر غور کرو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد1، صفحہ 464، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بحر الرائق میں ہے: "ومن أحكامه أنه لا یقوم إلى القضاء قبل التسلیمتین بل ینتظر فراغ الإمام بعدھما لاحتمال سھو على الإمام فیصبر حتى یفھم أنه لا سھو علیه" ترجمہ: اور اس کے احکام میں سے یہ ہے کہ مقتدی دو سلاموں سے پہلے اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا نہ ہو، بلکہ امام پر سہو کے احتمال کی وجہ سے دونوں سلاموں کے بعد امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرے، لہذا وہ صبر کرے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ امام پر کوئی سہو نہیں۔ (بحر الرائق، جلد1، صفحہ 401، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

جس پر سجدہ سہو لازم ہو اور وہ سجدہ سہو بھول جائے تو اگر سلام پھیرنے کے بعد نماز کے خلاف کوئی عمل نہ کیا ہو تو سجدہ سہو کر سکتا ہے، سجدہ سہو ہو جائے گا۔ ہاں البتہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کے خلاف کوئی عمل کر لیا، تو سجدہ سہو نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ بہار شریعت میں ہے "جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کر لے، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا"۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ 717، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1032

تاریخ اجراء: 03 رجب المرجب 1447ھ/24 دسمبر 2025ء